© rasailojaraid.com

مولانا محمد الیاس ندوی بھٹکلی

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد

۳/۴ سال پہلے کی بات ہے، میں اپنے گھر سے جمعہ کی نماز کے لیے اپنے اسکوٹر پر جامع مسجد جا رہا تھا، شمس الدین سرکل سے پہلے پٹرول پمپ کے پاس میرے ایک دوست سے راستہ چلتے ملاقات ہوگئی، جیسے ہی انہوں نے مجھے سلام کیا تو جوابی سلام کے بعد میری زبان سے بے ساختہ یہ جملہ نکل گیا کہ ارے بھائی! یہ تمہاری اسکوٹر ہے یا آٹو رکشا؟ وہ دراصل اپنے تین بچوں کے ساتھ چار سواریوں کا بوجھ اس مظلوم گاڑی پر ڈھو رہے تھے، میرے اس بے تکلف تفریحی لیکن طنزیہ جملے سے ان کے شرمندہ ہونے کا اندازہ مجھے اس بات سے ہوا کہ وہ ہنستے ہوئے اپنی گاڑی کو بڑی تیزی سے آگے بڑھا گئے، ایک دو مہینے بعد رات کے وقت میں اپنے آفس سے گھر جا رہا تھا کہ میرے اسی دوست کا اسی راستہ میں اتفاق سے پھر سامنا ہوا، آج وہ اپنی گاڑی پر اکیلے تھے، میرے قریب آکر انہوں نے اس کی رفتار دھیمی کی اور بڑی آواز سے مجھے سلام کیے بغیر صرف یہ جملہ سنا کر آگے بڑھ گئے، ارے یہ کیا! میں تو اپنے اسکوٹر کو بقول آپ کے چند ہفتے پہلے رکشہ بنایا ہوا تھا، آج تو آپ اپنی اسکوٹر کو ٹرک یا بس بنائے ہوئے ہیں، ان کے اس جملہ کے فوراً بعد میرا ان سے زیادہ شرمندہ اور بور ہونا فطری امر تھا، میں نے جیسے ہی اپنی گاڑی کا جائزہ لیا تو میری گاڑی پر سامنے دو اور پیچھے دو میرے بچے بیٹھے ہوئے تھے اور پانچواں میں تھا، قریب سے گذرنے والوں کے لیے کسی چھوٹے ٹرک سے کم میری گاڑی کا نظارہ نہیں تھا، یہ واقعہ اگرچہ ایک تفریحی مکالمہ پر ختم ہوا جس کو میرے دوست شاید بھول گئے، لیکن میں اس کو اپنے حافظہ سے محو نہیں کر سکا، حدیث شریف کی روشنی میں اس میں میرے لیے بڑا اسبق تھا جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے''۔

آج ہمارا حال کچھ یوں ہے، میں روزانہ غلطیاں کرتا ہوں، مجھے اس کا احساس تک نہیں ہوتا، لیکن سامنے والے کی ایک چھوٹی غلطی بھی مجھے پہاڑ کے مانند نظر آنے لگتی ہے اور میں اس کا چرچا کرنے لگتا ہوں، میں خود برابر نامناسب کاموں میں مبتلا ہوں، مجھے اس کا اعتراف بھی نہیں، لیکن میرے مقابل ساتھی کا مکروہ عمل بھی میری آنکھوں میں کانٹا بن کر چبھتا ہے، میں فرائض و واجبات میں بھی کوتاہی کرتا ہوں، اس پر مجھے ندامت بھی نہیں، لیکن اپنے حریف کی سنتوں اور نوافل کی کمی بھی مجھے کھٹکتی ہے اور میں اس کو اس پر طعنہ دیتا ہوں، میں روزانہ بدزبانی کروں اس کی شدت کا مجھے احساس بھی نہیں، لیکن اپنے دوست کی زبان سے خلاف مروت و خلاف ادب نکلنے والا جملہ (بقیہ صفحہ نمبر ۵۷ پر)

© rasailojaraid.com